طوفانِ غم

(بر وفات حضرت علامہ عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری مرحوم شارح ترمذی)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری اعظم گڈھی مرحوم جماعت اہلحدیث کے ایک جید فاضل اور زبردست محدث تھے آپ کی ذات قدمائے محدثین کا آخری نمونہ تھی۔ تمام علوم وفنون میں مہارت تامہ کے ساتھ عمل بھی سلف صالحین کی طرح بڑھا ہوا تھا۔ آہ ایسی باکمال ہستی مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۳۵ء کو ہم سے جدا ہو گئی۔ انا للہ الخ۔ آپ نے ہم لوگوں میں متعدد تصانیف کے علاوہ اپنی جاودانی یادگار ایک مہتم بالشان تصنیف ”تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی“ چھوڑی ہے۔ مجلہ کی گذشتہ اشاعتوں میں ہم نے خبر انتقال اور ایک عربی نظم مرحوم کے متعلق شائع کی ہے یہ اردو نظم بھی اسی زمانہ میں لکھی گئی تھی۔ لیکن کاغذات میں گم تھی اب اچانک دستیاب ہو جانے پر تاخیر کے باوجود شائع کی جاتی ہے تاکہ مرحوم کی ناقابلِ فراموش یاد پھر ہمارے دلوں میں تازہ ہو جائے۔

(مدیر)

گلشنِ علم و عمل میں یک بیک آئی خزاں
پل کی پل میں ہو گیا اندوہ و غم آگیں سماں

شورِ ماتم ہے چمن میں بلبلیں رونے لگیں
پتہ پتہ بن گیا تصویرِ عسرت بے گماں

اُڑ رہی ہے خاک سی اب بوستانِ علم میں
ہر طرف جوشِ الم ہر سو اداسی ہے عیاں

ہائے مولانا محدث عبدِ رحماں ذی حشم
زینتِ ملکِ بقا ہیں چھوڑ کر بزمِ جہاں

ہر بشر اس صدمۂ جانکاہ سے ہے مضطرب
ایک عالم ہے وفورِ غم سے مصروفِ فغاں

اُف مصائب کا تلاطم ہائے جوشِ رنج و غم
دل جگر ہیں ٹکڑے ٹکڑے اور آنکھیں خونچکاں

مغتنم تھی ذاتِ علامہ کی ہم سب کے لئے
تیری عجلت سے ہے برپا حشر، مرگِ ناگہاں!

ہاں ابھی تو پھیلنا ان سے بہت علمِ حدیث
پھول برساتا ابھی تو علم کے یہ گلستاں

ان کی ہستی تھی سراسر نازشِ اہلِ حدیث
تھے حقیقت میں یہی صرف ایک یکتائے زماں

نقش ہے ہر دل پہ وہ تقویٰ و زہد و سادگی
وہ مضامیں صاف وہ جوشِ بیاں میٹھی زباں

اب کہاں سے لائیں گے ہم آہ ایسا باکمال
کیوں نہ آنکھوں سے رہیں یوں اشک کے دریا رواں

قوم کو وہ دے گئے ہیں ”تحفۂ“ علمِ حدیث
یعنی ”شرحِ ترمذی“ کی یادگارِ جاوداں

ناظمِ محزوں صمیمِ دل سے ہے اب یہ دعا
”جنت الفردوس میں ہو عبدِ رحماں کا مکاں“

دلفگار

(ناظم صدیقی مدیر)